اسے واضح طور پر مالک بنا دیا گیا ہو، یا مالک بنانے پر واضح قرینہ موجود ہو، تو ان تمام صورتوں میں یہ زیور لڑکی کی ملکیت کہلائے گا۔ لڑکے والے اس زیور کی واپسی کا مطالبہ نہیں کرسکتے۔ اگر یہ زیور مہر کا حصّہ نہ ہو اور مہر کے طور پر بھی نہ دیا گیا ہو، یا لڑکی کو ہبہ کر کے اسے واضح طور پر مالک بنا کر نہ دیا گیا ہو اور مالک بنانے پر واضح قرینہ بھی موجود نہ ہو تو ان صورتوں میں اس مسئلے کا مدار 'عرف' پر ہوگا، یعنی کہ اگر یہ زیور لڑکی کو مالک بنا کر دینے کا عرف اور رواج ہو تو یہ زیور لڑکی کی ملکیت ہوگا، اور اگر لڑکی کو مالک بنا کر دینے کا عرف اور رواج نہ ہو بلکہ صرف استعمال کے لیے دیا جاتا ہو تو لڑکی اس زیور کی مالک نہیں کہلائے گی بلکہ لڑکے والے اس کے مالک کہلائیں گے، اور وہ اس زیور کی واپسی کا مطالبہ کرسکتے ہیں اور لڑکی والوں پر یہ زیور واپس کرنا لازم ہے۔ (مولانا محمد حسان اشرف عثمانی)

معاش کی ذمہ داری کس پر؟

س: اکثر دیہات اور محنت کش طبقوں میں عورتوں کے ساتھ ظلم کیا جارہا ہے کہ وہ زندگی کے تمام شعبوں میں مرد کے ساتھ برابر کام کرتی ہے۔ کیا یہ ظلم نہیں ہے جب کہ قرآن نے عورت کو گھر کا اندرونی کام کرنے کا حکم دیا ہے؟

ج: اسلام نے معاش کی ذمہ داری اصولاً مرد پر ڈالی ہے اور گھر کی دیکھ بھال کا ذمہ دار عورت کو قرار دیا ہے۔ اگر کسی جگہ کے رواج کے مطابق عورتیں کچھ محنت مزدوری کا کام اپنی خوشی سے کرتی ہیں اور اپنے منصبی فرائض بھی انجام دیتی ہیں، تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ لیکن اگر مرد اس کو مجبور کر رہا ہے اور منصبی فرائض کا مطالبہ کرنے کے ساتھ ساتھ یہ ذمہ داری بھی اس پر عائد کرتا ہے کہ وہ ضرور کما کر بھی لائے اور باہر کے کام بھی وہی کرے، تو ایسا کرنا مرد کے لیے صحیح بھی نہیں ہے اور اس کی مردانگی اور مردانہ حیثیت کے بھی خلاف ہے۔

صحیح بات یہ ہے کہ معاش کی ذمہ داریاں وہ خود سنبھالے اور عورت کو موقع دے کہ وہ پوری تن دہی اور آزادی کے ساتھ اپنے حصّے کی ذمہ داریاں بہ حسن و خوبی انجام دے۔ (محمد یوسف اصلاحی)